ہی کام کرنا چاہتا ہے۔ دفتروں اور کارخانوں میں جاتا ہے تو ہر بہانے کام سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اخلاق کی بنیاد کے بغیر جس ویلفیر سٹیٹ کی تعمیر کی جاتی ہے وہ بالآخر اسی طرح کی خرابیوں سے دوچار ہو کر رہتی ہے۔ اس کے برعکس اسلام پہلے انسان کا اخلاق درست کرتا ہے۔ اُسے حق شناس اور فرض شناس بناتا ہے۔ اُس میں خدا ترسی اور پرہیزگاری پیدا کرتا ہے، اور پھر اس کے لیے دنیوی خوشحالی کا پورا سروسامان بہم پہنچاتا ہے۔ ایسے ویلفیر سٹیٹ میں نہ انسان کام چور بنتا ہے نہ بدکردار، اور نہ اسے کبھی خودکشی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کی تمام جائز خواہشات اور ضروریات جب پوری کر دی جاتی ہیں تو وہ آگے بڑھ کر انسانیت کی فلاح کا کام کرتا ہے اور اپنے اوقات و وسائل زیادہ سے زیادہ نیکیوں اور بھلائیوں کے پھیلانے میں صرف کرتا ہے۔

سوال نمبر ۱۳۔ حرام و حلال گوشت کا مسئلہ

"حلال گوشت کا کیا تصور ہے؟ کیا جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا ضروری ہے؟ اور سور کیوں حرام ہے؟ جھٹکے کا گوشت مکروہ ہے یا حرام؟ کن حالات میں مجبوری کے باعث جھٹکے کا گوشت کھایا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی غیر مسلم اللہ اکبر کہہ کر اسلامی طریقہ سے ذبح کرتا ہے تو گوشت حلال ہوتا ہے یا حرام؟ بہت سے مسلمان جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں اور تاویل فرماتے ہیں کہ لقمہ کھانے سے پہلے "اللہ اکبر" کہنے سے یہ گوشت حلال ہو جاتا ہے۔ یہ بات صاف طور پر عیاں ہے کہ اگر وہ جھٹکے کے گوشت پر پورا قرآن شریف بھی ختم کر لیں تو وہ گوشت جھٹکے ہی کا گوشت رہے گا۔ راقم الحروف نے اپنے ایک بھائی کے ذریعے مفتی محمد شفیع صاحب سے دریافت کرایا تھا کہ جھٹکے کا گوشت مکروہ ہے یا حرام؟ جواب وصول ہوا، حرام ہے۔ اور صرف اس حد تک کھایا جاسکتا ہے کہ حیات باقی رہے"۔

جواب: میں اس مسئلے کی وضاحت اُردو میں بھی کر چکا ہوں اور عربی میں بھی۔ جو اصحاب اس مسئلے کو تفصیل کے ساتھ سمجھنا چاہیں وہ اُردو یا عربی میں میرے اس مضمون کو پڑھ لیں۔ اُردو میں میری کتاب تفہیمات حصہ سوم میں یہ مضمون موجود ہے۔ اور عربی میں پہلے اس کو "المسلمون" نے شائع کیا تھا اور بعد میں وہ کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جہاں تک میں نے قرآن اور حدیث کا مطالعہ کیا ہے، میرے علم میں ایک گوشت کے حلال ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ جانور حلال قسم کا ہو نہ کہ ایسا جانور جسے شریعت میں حرام

کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ جانور کا گلا اس حد تک کاٹا جائے کہ اس کے دماغ کا پچھلا حصہ جسم سے منقطع نہ ہو جائے کیونکہ اگر وہ کٹ جائے تو جانور کی موت فوراً واقع ہو جائے گی اور اس کے جسم کا پورا خون باہر نہ آسکے گا بلکہ اندر ہی گوشت کے ساتھ چمٹ کر رہ جائے گا۔ لیکن اگر آدھا گلا کاٹا جائے اور پچھلے حصہ کا تعلق جسم کے ساتھ باقی رہے تو جانور تڑپے گا اور اس کے تڑپنے سے خون پورا کا پورا باہر آجائے گا اور اس کی موت خون بہنے سے واقع ہوگی۔ اس طرح اس کا گوشت خون سے پاک ہو جائے گا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ کا نام لیا جائے۔ اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ جانور پر اللہ کا نام لینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جانور کھڑا ہے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے، بلکہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لینا مقصود ہے۔ ان شرطوں سے ذبیحہ حلال ہوتا ہے۔ یہ شرطیں اگر نہ پائی جائیں تو میرے نزدیک اور علماء کی اکثریت کے نزدیک وہ حلال نہیں ہوگا۔

سور کیوں حرام کیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر چیز کھانے ہی کے لیے پیدا نہیں کی ہے۔ جو لوگ سور کے متعلق یہ سوال کرتے ہیں وہ آخر دوسرے بہت سے جانوروں کے متعلق بھی کیوں نہیں پوچھتے؟ انہیں پوچھنا چاہیے کہ چوہا، بلی، گدھا، کتا، چیل، کوا، گدھ، کینچوے وغیرہ کیوں نہ کھائے جائیں؟ ظاہر ہے کہ دنیا کی ہر چیز صرف کھا لینے کے لیے نہیں ہے۔ رہا یہ سوال کہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر سور کی حرمت کا حکم کیوں دیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں بعض چیزیں تو ایسی ہیں جن کے نقصانات کو ہم خود جان سکتے ہیں اور ان کو جاننے کے لیے ہمارا علم و تجربہ کافی ہے۔ ایسی چیزوں کے استعمال سے منع کرنے کی اللہ اور رسولؐ کو کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن جن چیزوں کا نقصان ہم نہیں جان سکتے اُن کے متعلق حکم دینا اللہ اور رسولؐ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ انہیں کھانے سے پرہیز کرو۔ اب جسے اللہ اور رسولؐ پر اعتماد ہو وہ ان سے پرہیز کرے اور جسے ان پر اعتماد نہ ہو وہ جو کچھ چاہے کھاتا رہے۔

جھٹکے کے گوشت کے متعلق چونکہ حرمت کا حکم خود قرآن مجید میں ہے اس لیے اسے محض مکروہ کہنا صحیح نہیں ہے بلکہ وہ حرام ہے۔ اسے اور دوسری حرام چیزوں کو صرف ایسی حالت میں کھایا جاسکتا ہے جبکہ آدمی کی جان پر بن رہی ہو اور صرف وہ حرام چیز ہی بھوک مٹانے کے لیے موجود ہو۔ ایسی حالت میں صرف جان بچانے کی حد تک اسے کھایا جاسکتا ہے۔